مطبوعات

رکن ایمان ترجمہ قرآن پارہ اول | یہ قرآن مجید کا ایک نیا ترجمہ ہے جسے مکتبہ نظامیہ ٹکسال لکھنؤ نے فرنگی محل کے مولانا مفتی حافظ ابوالقاسم محمد عتیق صاحب کے قلم سے شائع کرنا شروع کیا ہے۔ غالباً مفتی صاحب پورے قرآن مجید کا ترجمہ مکمل کر چکے ہیں، لیکن فی الحال صرف پہلے پارہ کا ترجمہ شائع کیا گیا ہے اور وہ اس خیال سے کہ پہلے اس کے متعلق ہند و پاک کے اہل علم اور عوام کی رائے معلوم کر لی جائے۔ پہلے پارہ کے اس ترجمہ کے ساتھ ایک دو ورقہ بھی شائع کیا گیا ہے جس میں اس کے متعلق مولانا عبدالماجد دریا بادی، مولانا عبدالباری ندوی اور مولانا سید حلیم عطا شاہ شیخ الحدیث ندوۃ العلماء کی آرا تفصیلاً اور بہت سے مشاہیر کی آرا اجمالاً نقل کی گئی ہیں۔ ان تمام حضرات نے اس ترجمہ کو سراہا ہے اور اسے قرآن مجید کے تراجم میں ایک مبارک اضافہ قرار دیا ہے۔ ترجمہ بلاشبہ اچھا ہے اور اس نیا پر اس کے فاضل مترجم مبارک باد کے مستحق ہیں۔ اس میں کوئی چیز ایسی نہیں ملتی جو جمہور امت کے مسلمات کے خلاف پڑتی ہو۔ اس کے علاوہ زبان شگفتہ اور بامحاورہ ہے۔ خصوصیت کے ساتھ اس ترجمہ میں ایک خوبی ایسی ہے جو اسے دوسرے تراجم سے ممتاز کرتی ہے۔ اس میں ہر آیت کا عنوان متعین کر کے اسے اس آیت کے ساتھ حاشیہ پر درج کر دیا گیا ہے۔ اس سے عام ناظرین کو مطالب قرآنی کے سمجھنے میں کافی مدد مل سکتی ہے۔

چونکہ فاضل مترجم نے پہلا پارہ اہل علم کی رائے لینے کے لیے شائع کیا ہے اس لیے ہم چند مسامحات کی نشان دہی اس غرض سے کرتے ہیں کہ اس ترجمے کو بہتر بنانے میں کچھ خدمت انجام دینے کی سعادت ہمیں بھی نصیب ہو جائے۔

(۱) "قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ" ——— اس کا ترجمہ "وہ کہتے ہیں کہ ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں" کیا گیا ہے، حالانکہ اس کا صحیح ترجمہ "ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں" ہے۔ جیسا کہ دوسرے تمام تراجم میں یہی ترجمہ کیا گیا ہے۔

(۲) وَيَمُدُّهُمْ فِيْ طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُوْنَ ——— اس میں یمدھم کا ترجمہ "قوت دیتا ہے" کیا گیا

حالانکہ اس کے معنی خصوصاً جبکہ اس کے ساتھ فی بھی استعمال ہوتا ہے ، زیادہ کرنے اور بڑھانے کے ہیں
(۳) "فَلَمَّآ اَضَاءَتْ مَا حَوْلَهٗ" ــــ اس کا ترجمہ "جب اس کا اردگرد روشن ہوگیا" کیا گیا ہے ، حالانکہ موقع و محل کے اعتبار سے اس کا ترجمہ "جب اس نے (یعنی آگ نے) اس کے (یعنی اس شخص کے) اردگرد کو روشن کر دیا" ہونا چاہیے۔

(۴) ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ ــــ اس کا ترجمہ "اللہ نے ان کی روشنی لے لی" کیا گیا ہے ، حالانکہ اس کا صحیح ترجمہ "اللہ ان کی روشنی لے گیا" ہے۔

(۵) "وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ" ــــ اس کا ترجمہ "اگر اللہ چاہے تو ان کے کان اور ان کی آنکھیں سلب کرلے جائے" کیا گیا ہے ، حالانکہ اس کا صحیح ترجمہ "اگر اللہ چاہتا ، تو . . . لے جاتا" ہے۔

(۶) وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ" ــــ اس کا ترجمہ "اور جو تم چھپاتے رہے ہو" کیا گیا ہے حالانکہ اس فقرہ کا سیدھا اور صحیح ترجمہ "اور جو تم چھپا رہے تھے یا چھپاتے تھے" ہے۔

(۷) "وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا" ــــ اس کا ترجمہ "اور میری آیتوں کو تھوڑی سی قیمت کے بدلہ فروخت مت کرو" کیا گیا ہے ، حالانکہ اس کا صحیح ترجمہ "اور میری آیتوں کے بدلے تھوڑا مول نہ لو" ہے ، جیساکہ شاہ عبدالقادرؒ نے کیا ہے۔

(۸) "فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ" ــــ اس کا ترجمہ اس طرح کیا گیا ہے گویا "انه الحق" مبتدا ہے اور "من ربهم" خبر ہے ، حالانکہ اس جملہ میں واضح طور پر "انه" ابتدا اور "الحق من ربهم" خبر ہے۔

(۹) افتطمعون ان یومنوا لکم" ــــ اس کا ترجمہ "کیا تم یہ توقع رکھتے ہو کہ یہ (یہودی) تمہاری خاطر ایمان لے آئیں گے ؟" کیا گیا ہے ۔ حالانکہ "امن" کے ساتھ "ل" کا استعمال قرآن پاک میں متعدد مقامات پر ہوا ہے اور سب جگہ اس کا مفہوم کسی کی بات پر ایمان لے آنا ہے۔ کسی کی خاطر ایمان لے آنا اس کا مفہوم نہیں ہے۔

(۱۰) "وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللّٰهِ" — میں صرف یسمعون کا ترجمہ کیا گیا ہے، اس کے ساتھ قد کان کا ترجمہ نہیں کیا گیا۔

ان کے علاوہ کچھ مقامات ایسے بھی ہیں جہاں ترجمہ غلط تو نہیں مگر مرجوح ضرور ہے مثلاً:

(۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ — اس کا ترجمہ "ساری تعریفیں" کیا گیا ہے۔ یہ سراسر تکلف ہے کیونکہ یہی مطلب صرف "حمد" یا "تعریف" کہنے سے بھی ادا ہو جاتا ہے

(۲) "صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ" — اس کا ترجمہ "ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے نعمتیں اتاری ہیں، نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر غضب کیا گیا اور نہ گمراہوں کا" کیا گیا ہے۔ یہ ترجمہ اگرچہ غلط نہیں ہے اور بہت سے دوسرے بلکہ اکثر تراجم میں یہی ترجمہ کیا گیا ہے، لیکن اس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ دو قسم کے لوگوں کا ذکر کر رہا ہے۔ ایک وہ جن پر اس نے انعام کیا اور دوسرے وہ جن پر غضب کیا گیا اور وہ گمراہ ہیں۔ پھر مسلمانوں کو سکھا رہا ہے کہ وہ اس سے پہلی قسم کے لوگوں کی راہ کی ہدایت طلب کریں اور دوسری قسم کے لوگوں کی راہ سے پناہ طلب کریں۔ حالانکہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ایک ہی قسم کے لوگوں کا ذکر کیا ہے اور ایجابی اور سلبی دونوں لحاظ سے ان کی تعریف کی ہے۔ ایجابی لحاظ سے یہ کہ ان پر اس نے انعام کیا اور سلبی لحاظ سے یہ کہ ان پر نہ غضب کیا گیا اور نہ وہ گمراہ ہیں۔ عربی زبان کا معمولی ذوق رکھنے والا آدمی اس فرق کو بآسانی سمجھ سکتا ہے۔

(۳) "كُنْتُمْ أَمْوَاتًا" کا ترجمہ "تم مردے تھے" کیا گیا ہے حالانکہ اس کا ترجمہ "تم بے جان تھے" زیادہ بہتر ہے۔

علاوہ ازیں اس ترجمہ قرآن کی کتابت اور طباعت بھی اچھی نہیں ہے بعض مقامات پر تو قرآن مجید کے الفاظ کو پڑھنا مشکل ہو گیا ہے۔ جیسا کہ صفحہ ۲۰ سطر ۱۱ میں "سبحٰنہ" کا لفظ اور صفحہ ۲۴ سطر ۶ میں رب کا لفظ۔ بعض مقامات پر ترجمہ میں بعض ایسے الفاظ رہ گئے ہیں یا اضافہ ہو گئے ہیں کہ ترجمہ کا مفہوم ہی الٹ گیا ہے جیسے "لا ینال عہدی الظلمین" کے ترجمہ "میرا وعدہ ظالموں کو پہنچے گا" میں "پہنچے گا" سے پہلے "نہ" کا رہ جانا۔ اسی طرح "ان اللہ اصطفٰی لکم الدین" کے ترجمہ "بلاشبہ اللہ نے تمہارے لیے (یہی) دین پسند نہ فرمایا ہے" میں "نہ" کا اضافہ۔